سیرتِ معصومین علیہم السلام
احسن المقال جلد اوّل
ترجمہ
منتہی الآمال
مؤلف
ثقۃ المحدثین آقائی شیخ عباس قمیؒ
ترجمہ
مولانا سید صفدر حسین نجفی رحمۃ اللہ علیہ
تصحیح
مولانا غلام رضا ناصر نجفی
ناشر
مصباح القرآن ٹرسٹ لاہور پاکستان
قرآن سینٹر 24 الفضل مارکیٹ اردو بازار لاہور۔ 0321-4481214,042-37314311

نام کتاب۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔سیرتِ معصومینؑ۔احسن المقال جلد اوّل

مؤلف۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ثقۃ المحدثین آقائی شیخ عباس قمی رحمۃ اللہ علیہ

مترجم۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔مولانا سید صفدر حسین نجفی رحمۃ اللہ علیہ

تصحیح۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔مولانا غلام رضا ناصر نجفی

کمپوزنگ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔فضل عباس سیال (الحمد گرافکس لاہور)

سال اشاعت۔۔۔۔۔۔۔۔۔2012ء

ناشر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔مصباح القرآن ٹرسٹ لاہور

ہدیہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ملنے کا پتہ

قرآن سینٹر 24 الفضل مارکیٹ اُردو بازار لاہور

فون نمبرز۔ 0321-4481214,042-37314311

پہلی فصل

سیدالشہداءؑ کے مکہ معظّمہ کی طرف متوجہ ہونے کا بیان

چونکہ یہ واقعہ ہولناک کتب فریقین میں مختلف طور پر وارد ہوا ہے لہٰذا اس رسالہ میں مختصر طریقہ سے اس پر اکتفاء کیا جائے گا جسے اعاظم علماء نے اپنی معتبر کتب میں ذکر کیا ہے اور حتی الامکان ہم شیخ مفید سید ابن طاؤس۔ابن نما اور طبری کی روایت سے تجاوز نہیں کریں گے اور ان کی روایت کو باقیوں پر ترجیح دیں گے۔اور غالباً ابتداء مطلب میں محل اختلاف اور اس کے ناقل کی طرف اشارہ ہوگا۔اب ہم کہتے ہیں معلوم ہونا چاہیے کہ جب امام حسنؑ نے ریاض قدس کی طرف رحلت فرمائی۔تو عراق کے شیعہ حرکت میں آئے اور انہوں نے امام حسینؑ کو خط لکھا کہ ہم معاویہ کی خلافت کا جوا اتار کر آپ کی بیعت کرتے ہیں حضرت نے اس وقت اس چیز کو قرین مصلحت نہ سمجھتے ہوئے اس انکار کیا۔اور انہیں معاویہ کی حکومت کے اختتام تک صبر کرنے کا حکم دیا۔ پس جب معاویہ نے پندرہ رجب ۶۰ھ میں دنیا سے رختِ سفر باندھا اور یزید اس کی جگہ پر مسند حکومت پر بیٹھا تو وہ اپنے امر خلافت کی طرف مستعد ہوا اور اس نے ولید بن عتبہ بن ابوسفیان کو جو کہ معاویہ کی طرف سے مدینہ کا گورنر تھا۔اس مضمون کا خط لکھا کہ ولید میرے لیے بیعت لو۔ابوعبداللہ الحسین۔عبداللہ بن عمر۔عبداللہ بن زبیر اور عبدالرحمن بن ابی بکر سے اور ان پر اس معاملہ میں سختی کرو۔اور ان کا کوئی عذر قبول نہ کرو۔اور ان میں سے جو بھی بیعت کا انکار کرے اس کا سرتن سے جدا کر کے میری طرف بھیج دو جب یہ خط ولید کو ملا۔اس نے مروان کو بلایا اور اس معاملہ میں مشورہ کیا مروان نے کہا ابھی تک یہ لوگ معاویہ کی موت سے باخبر نہیں ہیں فوراً انہیں بلاؤ اور یزید کی بیعت ان سے لے لو اور ان میں سے جو بھی بیعت قبول نہ کرے اسے قتل کر دو پس اسی رات ولید نے ان افراد کو بلایا اور یہ لوگ اس وقت روضہ منورہ حضرت رسولؐ خدا میں جمع تھے جب ولید کا پیغام انہیں پہنچا تو امام حسینؑ نے فرمایا جب میں اپنے گھر واپس چلا گیا تو ولید کی دعوت قبول کروں گا۔ولید کا پیغام رساں جو کہ عمر بن عثمان تھا۔واپس چلا گیا عبداللہ بن زبیرؓ نے کہا اے اباعبداللہ ولید کا اس وقت بلانا بے موقعہ ہے اور اس چیز نے میرے دل کو پریشان کر دیا ہے۔آپ کے دل میں کیا خیال ہے حضرت نے فرمایا میرا خیال ہے کہ معاویہ طاغیہ مر گیا ہے اور ولید نے ہمیں یزید کی بیعت کے لیے بلایا ہے۔جب یہ لوگ ولید کے دلی راز سے مطلع ہوئے تو عبداللہ بن عمر اور عبدالرحمن بن ابی بکر نے کہا ہم تو اپنے گھر جاتے ہیں اور اپنے دروازے بند کر لیتے ہیں۔اور ابن زبیر کہنے لگا میں تو یزید کی بیعت کبھی بھی نہیں کروں گا۔امام حسینؑ نے فرمایا کہ میرے لیے کوئی چارہ کار نہیں سوائے اس کے کہ میں ولید کے پاس جاؤں پس آپ اپنے دولت کدہ پر تشریف لے گئے اور تیس افراد اپنے اہل بیت اور موالیوں میں سے بلائے اور انہیں فرمایا کہ اپنے ہتھیار لے لو۔اور انہیں اپنے ساتھ لے لیا اور فرمایا تم اس کے گھر کے دروازے پر بیٹھ جانا

دوسری فصل

سید الشہداءؑ کا مکہ معظّمہ میں ورود اور اہل کوفہ کے متواتر خطوط کا اس امام جن وانس کے پاس آنے کا بیان

پہلے گزر چکا ہے کہ سید الشہداء اتوار کی رات کو جب کہ ماہ رجب کے ختم ہونے میں دو دن رہتے تھے مدینہ سے نکلے پس جان لو کہ حضرت جمعہ کی رات تین شعبان کو مکہ معظّمہ میں وارد ہوئے اور جب آپ مکہ میں داخل ہوئے تو اس آیت سے تمثیل کیا ولما توجہ تلقاء مدین قال عسیٰ ربی ان یھدینی سوآء السبیل یعنی حضرت موسیٰ شہر مدین کی طرف متوجہ ہوئے تو کہا مجھے اُمید ہے کہ میرا پروردگار مجھے سیدھے راستے کی ہدایت کرے جو میرے مقصود تک پہنچائے اور ادھر سے جب ولید بن عتبہ حاکم مدینہ کو معلوم ہوا کہ امام حسینؑ بھی مکہ کی طرف چلے گئے ہیں تو ولید نے کسی کو عبداللہ بن عمر کے پاس بھیجا تا کہ وہ حاضر ہو کر یزید کی بیعت کرے۔ اس نے جواب دیا کہ جب دوسرے لوگوں نے یزید کی بیعت کر لی تو میں متابعت کروں گا۔ چونکہ ولید کو ابن عمر کی بیعت کرنے میں نفع نقصان نہیں نظر آیا۔ لہٰذا اس نے مصلحت تاخیر میں سمجھی اور اسے اس کی حالت پر چھوڑ دیا۔ عبداللہ بن عمر نے بھی مکہ کا راستہ لیا۔

خلاصہ یہ کہ جب اہل مکہ اور اس کے اطراف سے عمرہ کے لیے آنے والے لوگوں نے خبر مقدوم مسرت لزوم سنی تو وہ آپ کی خدمت میں آنے لگے اور صبح وشام آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے اور عبداللہ بن زبیر نے اس وقت مکہ میں قیام کیا ہوا تھا اور مسلسل لوگوں کو دھوکہ دینے کے لیے خانہ کعبہ کے پاس نماز میں مشغول رہتا اور اکثر دنوں میں بلکہ دو دن میں ایک دفعہ حضرت کی خدمت میں بھی حاضر ہوتا لیکن حضرت کا مکہ میں رہنا اس کے لیے بوجھ تھا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ جب تک آنجناب مکہ میں ہیں اہل حجاز میں سے کوئی شخص بھی اس کی بیعت نہیں کرے گا۔ جب معاویہ کے مرنے کی خبر کوفہ میں پہنچی اور اہل کوفہ اس کی موت سے باخبر ہوئے اور امام حسینؑ اور ابن زبیر کا یزید کی بیعت سے انکار کرنا اور مکہ کی طرف جانا بھی انہیں معلوم ہوا۔ تو کوفہ کے شیعہ سلیمان بن صرو خزاعی کے مکان میں جمع ہوئے اور حمد وثنائے الٰہی ادا کرنے کے بعد معاویہ کے مرنے اور یزید کی بیعت کے متعلق انہوں نے گفتگو کی سلیمان نے کہا: اے جماعت شیعہ تمہیں معلوم ہونا چاہیے۔ معاویہ ستم گار مر چکا ہے۔ اور یزید شراب خوار اس کی جگہ بیٹھ گیا ہے اور امام حسینؑ نے اس کی بیعت سے انکار کر دیا ہے اور مکہ معظّمہ کی طرف چلے گئے ہیں اور تم ان کے اور ان کے پدر بزرگوار کے شیعہ ہو۔ اب اگر تم جانتے ہو کہ ان کی مدد اور ان کے دشمنوں سے جہاد کرو گے تو ان کو خط لکھو اور ان کو بلاؤ اور اگر کمزوری اور بزدلی تم پر غالب ہے اور ان کی مدد میں سستی کرتی ہے اور جو خیر خواہی اور اتباع کرنے کی شرط ہے۔ اسے عمل میں نہیں لانا تو انہیں دھوکا نہ دو اور نہ انہیں ہلاکت ومصیبت میں ڈالو۔ وہ کہنے لگے اگر حضرت ہماری طرف